طریقہ کار کے معیار ناگزیر ہیں اوران میں حسب ذیل شامل ہیں

تمام تحقیقات صنفی حساسیت کے ساتھ کی جانی چاہئیں

جن جابرانہ حالات میں جرم کیا گیا ہے ان پر عدالت کو متوجہ کیا جانا چاہئے۔ اسی طرح اطلاع دینے میں تاخیر، طبی شہادت کی عدم موجودگی یا متاثر کی گواہی کی توثیق کا مقدمہ پر منفی اثر نہ ہونا چاہئے۔

جنسی فعل پر آمادگی کی دلیل ارتکاب کرنے والے شخص کی جانب سے بطور دفاع پیش کرنے کی اجازت کو خاص طور پر حذف کر دینا چاہئے۔

جنسی تشدد کی متاثرہ کے جنسی کردار کو چاہے واقعہ سے پہلے کا ہو یا واقعہ کے بعد کا شہادت کے طور پر پیش کرنے کی خاص طور پر ممانعت ہونی چاہئے۔

فرقہ وارانہ صورتحال میں جنسی تشدد کو حوالات میں عصمت ریزی کے مساوی قرار دیا جانا چاہئے کیونکہ ہجوم کی کارروائیوں پر مکمل طور پر قابو پانا پولیس کی ذمہ داری ہے اور اسکو مکمل اختیارات بھی حاصل ہوتے ہیں۔

چونکہ بل کو چاہئے کہ حوالات میں عصمت ریزی کی صورت میں جیسا کہ زیادہ سزا کی گنجائش فراہم کرتا ہے اور ثبوت کا بار بھی متاثرہ سے جرم کے مرتکب کو منتقل کرتا ہے، اسی طرح فرقہ وارانہ صورت حال میں جنسی تشدد کی صورت میں بھی کرے۔

جنسی تشدد سے زندہ رہ جانے کی صورت میں متاثرہ/گواہ کے تحفظ کا نظام فراہم کیا جائے

صنفی اعتبار سے حساس ماحول میں مقدمہ کے انعقاد کے لئے خصوصی کوششیں کی جانی چاہئیں تا کہ مابعد صدمہ کے احساس کو کم کرنا یقینی بنایا جاسکے۔

۶۔ **تحقیقات** : اس بات کے پیش نظر کہ تحقیقات اکثر سیاسی مصلحت یا مجبوری یا ادارہ جاتی تعصب کے زیر اثر ہوتی ہیں، ہم تجویز پیش کرتے ہیں کہ عدالتی توجہ جابرانہ حالات پر مبذول کروائی جائیں۔ ایف آئی آر تاخیر سے درج کروانے کا، مادی شہادت کی عدم موجودگی کا، پولیس کے درج کئے ہوئے بیانات میں کوتاہیوں کا منفی اثر قبول نہ کیا جائے۔ متاثرہ اور گواہوں کے بیانات میں کسی فرق کے باوجود انھیں قابل سماعت گواہی تسلیم کیا جائے بشرطیکہ وہ جرح پر ٹک سکیں۔

۷۔ **عدالتیں** : منصفانہ مقدمہ کے معیاروں سے سمجھوتے کئے بغیر مقدمہ کی مقررہ مدت میں یکسوئی کی تجویز پیش کی جائے۔ اگر مقامی عدالت میں منصفانہ مقدمہ مشکوک ہو تو یا متاثرہ اور گواہوں کے لئے آزادی سے بیانات دینے کے لئے سازگار ماحول موجود نہ ہو تو قانون کے مسودہ میں ایسے مقدمات کی منتقلی کی رہنمایانہ ہدایات شامل ہونی چاہئیں۔

۸۔ **گواهوں کا تحفظ** : متاثرین کے تحفظ سے متعلق دفعات اور گواہوں کے تحفظ سے متعلق دفعات نمائشی اور دکھاوے کی ہیں۔ وہ سپریم کورٹ کی موجودہ رہنمایانہ خطوط اور لاکمیشن کی رہنمایانہ خطوط سے بھی اخذ نہیں کی گئی ہیں۔ متاثرہ اور گواہ کا تحفظ جامع ہونا چاہئے اور تمام مرحلوں کے لئے ہونا چاہئے۔ مقدمہ سے پہلے، مقدمہ کے دوران اور مقدمہ کے بعد کے مرحلے کے لئے۔

۹۔ **راحت ، بازآبادکاری اور آبائی مقام کو واپسی** : بل کی دفعات صریح طور پر ناکافی ہیں اور راحت رسانی معاوضہ اور باز آبادکاری کے لئے سرکاری کارکنوں کو حد سے زیادہ اختیار تمیزی عطا کرتی ہیں۔ عورتوں کی علامتی نمائندگی اور ضلعی، ریاستی اور قومی کونسلوں میں متاثرہ مظلوم طبقہ کی نمائندگی کا فقدان ان کونسلوں کو سب کی نمائندہ نہیں بناتا۔ اسکے بجائے مستقل قومی کونسل کا قیام عمل میں آنا چاہئے اور موجودہ نظاموں جیسے قومی فروغ انسانی وسائل کمیشن اور قومی اقلیتی کمیشن میں اسکے متبادل کا پتہ لگانا چاہئے۔ تلافی استوار، زندہ بچ جانے والی متاثرہ کا قانونی لحاظ سے قابل نفاذ حق اور معروضی معیاروں اور پیمانوں کے مطابق تمام حکومتوں کو پابند کرنے والی ہونی چاہئے۔

تلافیاں : فرقہ وارانہ تشدد کا مجوزہ قانون تلافیوں کے نظریہ کو ایک پائیدار، قانونی اعتبار سے زندہ بچ جانے والے متاثرہ کے قابل نفاذ حق اور معروضی معیاروں اور پیمانوں کے اعتبار سے تمام حکومتوں کو پابند کرنے والا ہونا چاہئے۔ قانون کو زندہ بچ جانے والے متاثر کی شناخت کی بنیاد اور فرقہ وارانہ تشدد سے زندہ بچ جانے والوں اور تمام متاثرین پر لاگو ہونے والے معیاروں کی وضاحت کرنی چاہئے۔ اسے ریاستی سطح کی صوابدید پر نہیں چھوڑنا چاہئے۔ معاوضہ کے رہنمایانہ خطوط میں بچاؤ، راحت، معاوضہ، اشیاء کی واپسی، باز آبادکاری اور اعادہ نہ ہونے کی ضمانتیں شامل ہونی چاہئیں۔ باز آبادکاری کے اقدامات میں دیگر باتوں کے علاوہ آسان قرضوں کی مدد، روزگاروں کی از سرنو تعمیر اور قیامگاہوں کی از سرنو تعمیر کے لئے جن کی سطحیں ماقبل تشدد قیامگاہوں سے کم نہ ہوں اور متاثرہ افراد کی خواہشات سے ہم آہنگ ہوں، اراضی مختص کرنی چاہئے۔ تشدد میں تباہ عبادتگاہوں کی دوبارہ تعمیر کے لئے اراضی مختص کرنی چاہئے۔ معاوضہ کے اقدامات کا پختہ ارادہ ایک نظام کے ذریعہ ہونا چاہئے جس میں متاثرہ طبقے کے افراد شامل ہیں۔ معاوضہ کی اسکیم ایس سی/ایس ٹی قانون کے تحت فرقہ وارانہ تشدد میں زندہ بچ جانے والوں اور متاثرین کے معاوضوں کا ایک مثالی نمونہ ہونا چاہئے۔

داخلی طور پر بے گھر افراد : بل کو داخلی طور پر بے گھر افراد، جنھیں فرقہ وارانہ تشدد کی وجہ سے جبری بے گھری کا سامنا ہو، کے حقوق کو تسلیم کرنا چاہئے۔ بین الاقوامی معیاروں کے مطابق جو داخلی بے گھر افراد کے بارے میں ہیں معاوضے فراہم کئے جانے چاہئیں، ان میں داخلی بے گھری کے بارے میں اقوام متحدہ کے رہنمایانہ خطوط بھی شامل ہونے چاہئیں۔ ان رہنمایانہ خطوط کو ایک قومی پالیسی اختیار کرتے ہوئے مقامی بنالیا جانا چاہئے تا کہ تشدد سے متاثر عام افراد کو شامل کیا جائے اور ایک نوڈل ایجنسی تشکیل دی جائے تا کہ تمام داخلی بے گھر افراد کے لئے ایک جائز استحقاق کا چوکھٹا تیار کیا جائے جو انکا تحفظ کرے۔

۱۰۔ **غیر جانبداری یا عدم تعصب کا فقرہ** : ہم عدم تعصب کے اصول کا خیر مقدم کرتے ہیں جو S.58 میں درج ہے، معاوضوں اور راحت کے لئے قابل نفاذ بنائی جائے۔ لیکن بل کے تمام حصوں میں اس اصول کی توسیع کا مطالبہ کرتے ہیں۔

۱۱۔ **خصوصی وکلائے استغاثہ** : خصوصی وکلائے استغاثہ کا تقرر متاثرین اور زندہ بچ جانے والوں کے مشورہ سے کیا جائے اور انکا اعتماد بحال کیا جائے۔ اسی طرح کے تبصرے سپریم کورٹ کے فیصلے میں بھی کئے گئے ہیں۔

۱۲۔ **متاثرین کے حقوق** : ۔بل کو متاثرین اور زندہ بچ جانے والوں کے جامع حقوق تسلیم کرنے چاہئیں۔ انھیں کارروائیوں کے تمام مرحلوں پر کی جانے والی کارروائیوں کا حق اطلاعات فراہم کیا جانا چاہئے۔ بشمول ایف آئی آر کی نقول اور دیگر قانونی دستاویزات، مقدمہ کے تمام مرحلوں میں شرکت کا حق اور سماعت کا حق، مملکت کے خرچ پر اپنی منتخبہ قانونی نمائندگی کا حق اور اپیل کا حق اگر مملکت ان کی جانب سے ایسا نہ کرے۔ فرقہ وارانہ تشدد کے تمام متاثرین اور زندہ بچ جانے والوں کو قانونی امداد فراہم کی جائے اور اسی پیمانے پر فراہم کی جائے جس پر سرکاری عمال کو فراہم کی جاتی ہے۔